اسلام یا ملّا ازم؟ از جناب اصغر علی گھرال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ - ناشر: مکتبۃ الوکیل، گجرات۔ صفحات: ۲۵۶ - مجلد مع گردپوش - قیمت: ۱۰۰/- روپے

میں نے اس کتاب کو بڑی محبت سے پڑھا، مگر افسوس ہے کہ شرعی قوانین کے جن موضوعات و مسائل پر علمی تیاری کر کے سنجیدہ بحث کرنی چاہیے تھی، انہیں مذاق اور لطیفہ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ سامراجی یورش کے وقت دینی گروہ کی مزاحمت پر برافروختہ ہو کر جو گالی اہل دین کے انگریزوں نے ایجاد کی تھی، افسوس ہے کہ دشمن کی اس چھوڑی ہوئی ہڈی کو اُٹھا لیا گیا ہے اور پڑھے لکھے معقول لوگ اسے چٹنی بنائے ہوئے ہیں۔ گھرال صاحب! گالی ہی دینی ہو تو اپنی ایجاد کردہ لایئے، تاریخ کے کباڑ خانے سے دشمن کے پرانے ہتھیار تو چوم کے نہ اُٹھا لیجیے۔ دین کے بہت سے خادم ایسے ہیں جو ملّا کہلا کر بھی ترکِ دین نہ کریں گے۔

جب کبھی آپ علمی بحث سامنے لائیں گے تو ہم پوری نیازمندی سے اس سے استفادہ کریں گے۔

تصوف - ایک تجزیاتی مطالعہ از جناب ڈاکٹر عبید اللہ فراہی - بہ اہتمام: ادارۂ تحقیق و تصنیفِ اسلامی - پان والی کوٹھی - دودھ پور - علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۱ (انڈیا) صفحات ۲۰۰۔ قیمت آرٹ کارڈ کے سرورق کے ساتھ ۲۵/- روپے - مجلد: ۳۵/- روپے۔

یہ کتاب ایسی ہے کہ فی نفسہٖ تصوف اور اس کے مفہوم یا ماہیت پر روشنی فراہم کرتی ہے۔ سرسری مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ جملہ موضوعاتِ کتاب کے تحت ٹھوس معلومات اور حوالے اور آیات و احادیث درج ہیں۔ مختلف نقطہ ہائے نظر اور ان پر تبصرہ خوب ہے۔ فاضل مؤلف کے بقول اردو میں تصوف کی تفہیم و تشریح میں سب سے بڑی اتھارٹی مولانا اشرف علی تھانوی کی تھی۔ بعد کے متعدد فاضل اصحاب کا بھی ذکر ہے۔ دو ایک جملے یہاں درج ہیں:

اہلِ تصوف کہتے ہیں کہ "تصوف حال ہے، قال نہیں ہے"۔ لیکن جب وہ اپنے "حال کا بیان یا دعویٰ کرتا ہے تو قال کے دائرہ میں آجاتا ہے" یہاں آکر "ہر وہ بات جو خدا اور انسان کے تعلق سے کہی جاتی ہے، مذہب جائز طور پر وہاں اپنا دخل رکھتا ہے"۔ "تصوف میں ایک ساحرانہ جذب و کشش ہے"۔ یہ قابل قدر کتاب ہے۔